ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

عہد نبوی ﷺ اور اسلامی خارجہ پالیسی سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں

The Prophet's era and Islamic foreign policy in the context of the Prophet's biography

❖ **عبدالباعث:** الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ
❖ **اسماء عبدالحمید:** نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویج اسلام آباد

Abstract

In the light of the noble character of the Prophet Muhammad (peace be upon him), foreign policy among Muslims is evidently based on peace. Islam prioritizes peace over conflict, as evidenced both by the study of the Quran and the teachings of the Prophet (peace be upon him). Therefore, all dealings of an Islamic state with other nations should be founded upon principles of peace and mutual security. This approach prohibits any form of aggression, extremism, or hostile intentions.However, it is crucial to maintain a balanced perspective in international policy, ensuring it is neither weak nor cowardly. When establishing relations with non-Muslims, it is essential to uphold rights with equality, while also being prepared to defend those rights if peace initiatives are not reciprocated. The command for Jihad in the path of Allah, as per the Quran and the exemplary conduct of the Prophet Muhammad (peace be upon him), becomes clear in such contexts.In summary, when formulating foreign policy, Islamic states should prioritize Quranic principles and the noble example of the Prophet (peace be upon him). This approach not only facilitates constructive diplomatic engagements but also allows Islamic nations to play a pivotal role in promoting global peace and stability through proactive actions.

Keywords: *Islamic foreign policy, peace, Quran, Prophet Muhammad, global stability*

تعارف:

حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں خارجہ پالیسی کے حوالے سے یہ بات دلائل سے عیاں ہے کہ مسلمانوں کی بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد امن پر ہے کیونکہ اسلام نے جنگ پر امن کو فوقیت دی ہے۔ مطالعہ قرآن سے اس امر کی نشاندہی بھی ہوتی ہے کہ اسلامی حکومت کے تمام معاملات دیگر اقوام سے صلح اور امن و آتشی کے بنیادی اصولوں پر طے ہونے چاہیے۔ اس میں کسی قسم کی شدت، انتہا پسندی اور جارحانہ عزائم نہیں ہونے چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ بین الاقوامی پالیسی کمزور اور بزدلانہ نہ ہو کیونکہ غیر اقوام سے تعلق قائم کرتے وقت برابری کی سطح پر اپنے حقوق کا تحفظ کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر دشمن امن کی زبان کو نہ مانے تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کا حکم قرآن مجید اور حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ہم پر واضح ہے۔ المختصر! یہ کہ اسلامی مملکت کو خارجہ پالیسی کو وضع کرتے وقت قرآنی اصولوں اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے تاکہ اسلامی مملکت ارتقائی عمل طے کرنے کے ساتھ ساتھ عالمی قیام امن میں بھی کلیدی کردار ادا کر سکے۔ اس آرٹیکل میں عہد نبوی ﷺ اور اسلامی خارجہ پالیسی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیہ قرآن و حدیث کی رو سے بیان کیا جائے گا۔

ریاست مدینہ اور بین الاقوامی تعلقات:

مکی دور کی 13 سالہ جدوجہد کے نتیجے میں مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی جس میں آپ ﷺ کی مثالی طرز حکمرانی نے داخلی وخارجی سطح پر بکھرے یثرب کو دنیا کی بہترین اسلامی فلاحی ریاست ''مدینہ'' میں تبدیل کر دیا۔

ریاست مدینہ کی پالیسی برائے خارجہ امور ان آفاقی قواعد وضوابط اور اصولوں پر مبنی تھی جو کسی بھی منظم اور مہذب ریاست کے ہوسکتے ہیں۔ ریاست مدینہ نے خارجہ امور اور دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کار کے حوالے سے وہ نظری اور عملی بنیاد فراہم کی جس سے آگے چل کر مسلم بین الاقوامی قانون وجود میں آیا اور اس کے اثرات دوسری اقوام پر بھی پڑے۔ حضور نبی اکرم (ﷺ) نے اپنے طرز حکمرانی اور ریاست مدینہ کی خارجہ پالیسی مرتب فرما کر رہتی دنیا تک اسلامی دنیا کو ایک عملی نمونہ عطا فرمایا کہ اسلامی ریاست کی دوسری ریاستوں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی۔ قرآن مجید میں بھی بین الاقوامی تعلقات کی بنیادی رہنمائی ملتی ہے اور انہی قرآنی اصولوں کے تحت حضور نبی اکرم ﷺ) نے دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات استوار فرمائے اور اپنے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

عمل اور سنت سے قرآن حکیم کے اصولوں کی توضیح وتشریح فرمائی- ہم یہاں قرآن حکیم کی کچھ آیات بیان کر رہے ہیں جن کا تعلق براہ راست خارجہ تعلقات سے ہے

1۔عہد وپیمان کا احترام:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًاط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ 1

اور تم اللہ کا عہد پورا کر دیا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو پختہ کر لینے کے بعد انہیں مت توڑا کرو حالانکہ تم اللہ کو اپنے آپ پر ضامن بنا چکے ہو، بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو- بے شک اللہ پرہیز گاروں کو پسند فرماتا ہے

2۔دیانتداری:

لَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًام بَيْنَكُمْ 3

' اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکر وفریب کا ذریعہ نہ بناؤ

3۔عدل وانصاف:

وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْاط وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى4

اور تمہیں کسی قوم کی یہ دشمنی کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کی حاضری) سے روکا تھا اس بات پر ہر گز نہ ابھارے کہ تم (ان کے ساتھ) زیادتی کرو اور نیکی اور پرہیز گاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔

4۔ صلح پسندی

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ 5

اور اگر وہ کفار صلح کے لیے جھکیں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

5۔رواداری کا قیام:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا6

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو

6۔امن کا فروغ

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ط فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ7

اور ان سے جنگ کرتے رہو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین (یعنی زندگی اور بندگی کا نظام عملاً) اللہ ہی کے تابع ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر زیادتی روا نہیں۔

7۔ مظلوم کی حمایت:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ8

اور (مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں (مظلوموں کی آزادی کے لیے) جنگ نہیں کرتے حالانکہ کمزور، مظلوم اور مقہور مرد، عورتیں اور بچے (ظلم وستم سے تنگ آکر اپنی آزادی کے لیے) پکارتے ہیں۔

حضور ﷺ نے انہی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ریاست مدینہ کی خارجہ پالیسی کو مرتب فرمایا جس میں آج کے مسلم ممالک کے لئے بہترین رہنمائی موجود ہے مُسلم حکمران قرآن کے ان بنیادی اصولوں اور ریاست مدینہ کے ماڈل کو سامنے رکھ کر اپنی خارجہ پالیسی کو مرتب کر سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی:

ہجرت کے فوراًبعد مختلف قبائل عرب اور دوسری اَقوام سے آپ (ﷺ) کے معاہدات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

یہ معاہدات حضور رسالت مآب (ﷺ) کی خارجہ پالیسی کو واضح کرتے ہیں۔

خارجہ پالیسی کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے امن عامہ اور بین الا قوامی اتحاد کو بنیاد بنایا۔ اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی جغرافیائی حدود میں وسعت اور جنگ وجدل پر مبنی نہیں ہوتی- اگر ایسا ہوتا تو حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ طے نہ پاتا- یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس وقت مسلمان کمزور تھے اور غیر مسلموں کی قوت سے خوف زدہ تھے- اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے تو جانیں قربان کر دینے کی قسمیں کھائی تھیں مگر ہادی کونین ﷺ نے غیر مسلموں کی تمام شرائط مان کر صلح کر لینا ہی بہتر سمجھا۔

جناب نبی اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی میں یہ بات ایک بڑی حکمت عملی سمجھی جاتی ہے کہ مدینہ منورہ میں جب آپ ﷺ نے "میثاق مدینہ " کی صورت میں یہودیوں کے ساتھ ایک مشترکہ ریاست تشکیل دی تھی جس پر یہودی قائم نہ رہے اور معاہدہ شکنی کی پاداش میں یکے بعد دیگرے یہودیوں کے تینوں قبائل بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریضہ مدینہ منورہ سے جلاوطن ہوگئے- اس کے بعد انہوں نے خیبر کو مرکز بنا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ یہ فیصلہ کن جنگ نظر آنے لگی- اس پر رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ سے پہلے قریش مکہ کے ساتھ "معاہدۂ حدیبیہ" کر کے اس محاذ کو خاموش کیا اور اس کے فوراً بعد خیبر پر حملہ کر کے یہودیوں سے نمٹ لینے کا اہتمام کیا جو کہ جنگی اور سفارتی فراست و تدبر کا شاہکار ہے

عباس محمود العقاد المصری صلح حدیبیہ کے ذیل میں اپنی کتاب "محمد ﷺ میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیرت انگیز سیاسی بصیرت اور خارجہ پالیسی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

> اس معاہدے کے بعد حضور رسالت مآب ﷺ کو قریش کی طرف سے قدرے اطمینان ہو گیا اور آپ ﷺ نے اپنی توجہ خیبر کے یہودیوں کی طرف مبذول فرمائی یہودیوں نے خیبر کی بستی کو اسلام دشمن سرگرمیوں کا مضبوط قلعہ بنا رکھا تھا اس کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بیرونی ممالک کے سربراہوں کے نام دعوتی خطوط بھی ارشاد فرمائے اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا کام زیادہ توجہ سے فرمانے لگے۔12

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قرآن مقدس کی یہ آیت نازل ہوئیں "**إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا**" تو بہت سے مسلمان ان کے مفہوم کو سمجھ نہیں پائے تھے اور سوچتے تھے کہ یہ فتح کی کون سی قسم ہے لیکن دو سال کے مختصر عرصے میں انہوں نے فتح مبین کا مشاہدہ خود اپنی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

آنکھوں سے کیا اور تب انہیں اندازہ ہوا کہ بسا اوقات محض گفتگو اور سیاسی سوجھ بوجھ کے ذریعے بھی جنگ جیتی جاسکتی ہے۔ صلح حدیبیہ کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی حیرت انگیز سیاسی بصیرت کا ایک بے مثال اور ناقابل فراموش شاہکار کہا جاسکتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے بین الاقوامی سطح پر برابری اور رواداری کے باوجود اگر کہیں سے کوئی چیلنج سامنے آیا تو اسے قبول کرنے میں اُمّت کو کمزوری نہیں دکھانے دی اور چیلنج کو قبول کر کے اس کا بروقت سامنا کرنے پہ راغب فرمایا۔

اسلام کی خارجہ پالیسی کے اصول:

اسلام کی خارجہ پالیسی کا اصول یہ ہے کہ باوقار زندگی کے لیے پُرامن جدوجہد جاری رکھی جائے۔

اگر کوئی شر پسند اس راہ میں حائل ہو تو اس حد تک اس کے خلاف کارروائی کی جائے جس حد تک اس کی ضرورت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف اقوام کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے۔ جو قومیں غیر جانبدار رہنا پسند کرتی تھیں ان کی غیر جانبداری کا احترام کیا۔ الغرض صلح حدیبیہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بہترین خارجہ پالیسی کا آئینہ دار ہے اور آج کے مسلم ممالک کے حکمرانوں کے لئے نمونہ عمل بھی ہے۔

حضور ﷺ کے خطوط بادشاہانِ وقت کے نام:

مدینے میں اسلامی ریاست کے استحکام کے بعد آپ ﷺ نے اس وقت کی متمدن دنیا کے قابلِ ذکر حکمرانوں کو دعوتی خطوط لکھے۔ اُن سے جو بات کہی گئی وہ اللہ کی بندگی قبول کرنے کی دعوت تھی، اس میں عربوں کی حکمرانی کے تصور کا شائبہ تک نہیں ملتا۔

مخاطبین پر یہ امر بالکل واضح کر دیا گیا تھا کہ دعوت قبول کرنے کی صورت میں وہ بالکل برابر کے حقوق کے ساتھ امتِ مسلمہ کا جز بن سکیں گے۔

آپ ﷺ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے۔ اسی عالمگیر نبوت ﷺ کی بعثت کے تحت آپ ﷺ نے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط روانہ فرمائے تا کہ اسلام کا عالمگیر پیغام دنیا کے تمام گوشوں تک پہنچ جائے۔ ان خطوط کے مخاطبین میں مختلف قسم کے لوگ شامل تھے۔ ان میں سے کچھ خطوط تو اس عہد کے عظیم اور پر ہیبت بادشاہوں کے نام ہیں جن میں اہل کتاب کے علاوہ مشرک بھی تھے، بعض خطوط عرب کے علاقائی بادشاہوں راجاؤں اور سردارانِ قبائل کے نام ہیں اور کچھ مکتوبات آپ ﷺ نے صحابہ کرام

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

رضی اللہ عنھم، مسلم عمائدین اور سپہ سالاروں کو بھی تحریر کیے۔ یہاں پر ہمارا مقصد صرف ان چند خطوط کا جائزہ لینا ہے جو مختلف ریاستوں کے بادشاہوں کو لکھے گئے۔13

آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ سے واپسی پر ماہ ذی الحجہ 6ھ میں بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط بھیجنے کا ارادہ کیا جیسا کہ "طبقات ابن سعد" میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے دنیا کے 6 مشہور حکمرانوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ فرمائے اور ان پر اپنی مہر بطورِ دستخط ثبت فرمائی۔

دنیا کے 6 مشہور حکمرانوں کے نام یہ ہیں

1. نامہ مبارک بنام نجاشی شاہ حبشہ
2. نامہ مبارک بنام کسرہ شاہ فارس
3. نامہ مبارک بنام مقوقس شاہ قبط مصر
4. نامہ مبارک بنام ہرقل قیصر روم
5. نامہ مبارک بنام منذر بن ساوی حاکم بحرین
6. نامہ مبارک بنام حاکم بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق کے نام

ان خطوط پر تبصرہ کرتے ہوئے سیرت طیبہ کے محقق مفتی ہاشم صاحب لکھتے ہیں:

مکتوبات نبوی ﷺ میں جن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے، ان میں 4 مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں

1. مشرکین عرب
2. یہودی
3. عیسائی
4. زرتشی

آپ ﷺ نے ہرقل اور مقوقس کے نام جو خطوط لکھے۔ ان میں آپ ﷺ نے اپنے نام کی خصوصیت کے ساتھ "عبداللہ" خدا کا بندہ لکھا جس سے مخاطب کے عقیدے کی نہایت لطیف پیرائے میں تردید کر دی گئی ہے کہ انبیاء و مرسلین خدا کی اولاد نہیں بلکہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مخلوق ہوتے ہیں-فارس خسرو پرویز کے نام جو نامہ مبارک ارسال کیا گیا،اس میں عقیدۂ توحید کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا کیونکہ فارس میں دو خداؤں کا عقیدہ موجود تھا،اس کے بعد اسلام کے عالمی مذہب ہونے اور آپ کے تمام اقوام کی جانب مبعوث ہونے کا صاف لفظوں میں اظہار کیا گیا-یہود کے نام خط میں تورات کے حوالے دے کر اپنی نبوت کا اثبات کیا گیا اور مشرکین عرب کے نامۂ مبارک میں توحید خدا پر زور دے کر غیر خدا کی عبادت سے روکا گیا۔

قیصر روم (جو کہ مذہباً عیسائی تھا) نے آپ ﷺ کے دعوتی خط کے بعد احوال کا جائزہ لے کر آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا اقرار کیا، مگر اسلام قبول نہ کیا- اسی طرح عزیز مصر مقوقس نے بھی (جو کہ مذہباً نصرانی تھا) آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا اعتراف کیا، مگر حلقۂ اسلام میں داخل نہ ہوا، نجاشی شاہ حبشہ (جو کہ عیسائی تھا) حلقہ بگوش اسلام ہوا۔

حضور رسالت مآب ﷺ کے ان خطوط کی روشنی میں مسلم ممالک اپنی خارجہ پالیسی کو مرتب کرسکتے ہیں نیز ان خطوط کی روشنی میں اسلام کے دعوتی پیغام کو عالمی سطح پر کس طرح احسن انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے، رہنمائی ملتی ہے۔

عہد نبوی ﷺ میں دیگر سلطنتوں اور اقوام سے خارجہ تعلقات:

جدید دنیا میں بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد کا تعین اور اس کے قواعد و ضوابط کی تشکیل تو کچھ ہی عرصہ قبل ہوئی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کے بنیادی اصول و ضوابط اسلام نے 1400 سال قبل ہی انسانیت کی فلاح و بقاء کے لیے پیش کر دیئے تھے- اسلام کا نظام بین الاقوامی تعلقات زبانی جمع خرچ کے بجائے ٹھوس حقائق، صدیوں کے تجربات اور عملی کامیابیوں کے ساتھ نمایاں اور ممتاز مقام رکھتا ہے- حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دور کی دیگر اقوام کے ساتھ جو تعلقات کا نظام جاری فرمایا آج تک دنیا بھر کے لیے مشعل راہ ہے- جس کا تقابل اگر تعصب کی عینک اتار کر جدید بین الاقوامی اصول و ضوابط سے کیا جائے تو بلاشبہ اسلام کے اصول و ضوابط پوری عالم انسانیت کے لیے مشعل راہ نظر آتے ہیں- عہد نبوی ﷺ میں تعلقات کے قیام کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے سلاطین و امراء کو خطوط لکھے۔ جس میں دین اسلام کی تبلیغ کی گئی تھی- اس وقت قبائل کی حیثیت بھی ایک ملک کی طرح تھی ان کے اندر بھی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں جو کہ اپنے آپ کو خود مختار حکومت اور سلطنت کا ہم پلہ سمجھتی تھیں اس وجہ سے قبائل کے ساتھ بھی تعلقات کو استوار کیا گیا۔14

آپ ﷺ نے جن قبائل اور ریاستوں سے خارجہ تعلقات رکھے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1. ریاست مدینہ اور حبشہ سے خارجہ تعلقات

2. ریاست مدینہ اور احابیش قبائل سے خارجہ تعلقات

3. ریاست مدینہ اور یہود سے خارجہ تعلقات

4. ریاست مدینہ اور مصر سے خارجہ تعلقات

5. ریاست مدینہ اور بازنطینی سلطنت سے خارجہ تعلقات

6. ریاست مدینہ اور فارس سے خارجہ تعلقات

7. ریاست مدینہ اور طائف سے خارجہ تعلقات

8. ریاست مدینہ اور عمان سے خارجہ تعلقات

9. ریاست مدینہ اور چین سے خارجہ تعلقات

10. ریاست مدینہ اور قریش سے خارجہ تعلقات

عہدِ نبوی (ﷺ) کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ کیا جائے تو عہدِ نبوی ﷺ کی خارجہ پالیسی کو 4 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1. **خارجہ پالیسی کا پہلا حصہ** ہجرت سے جنگوں کے آغاز تک ہے جس میں آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں آباد اقوام کے ساتھ خارجی تعلقات قائم کئے اور اس کے لئے تاریخی دستاویز مرتب کی جو مثال مدینہ کے نام سے مشہور ہے جس کی بدولت مدینہ کا معاشرہ ایک پر سکون اور پر امن معاشرہ بن گیا۔

2. **خارجہ پالیسی کا دوسرا حصہ** جنگوں سے صلح حدیبیہ تک ہے مدینہ منورہ ایک وقت تک پر سکون رہا لیکن سرداری کی دلدادہ اقوام نے اس کو اپنے لئے چیلنج سمجھا اور مسلمانوں کے خلاف اعلانیہ اور خفیہ سازشیں شروع کر دیں جس کی وجہ سے مسلمانوں پر اپنا دفاع لازم ہو گیا اور تقریباً 6 سال کا عرصہ جنگوں میں گزر گیا۔

3. **خارجہ پالیسی کا تیسرا حصہ** صلح حدیبیہ سے فتح مکّہ تک ہے- اب رسول اللہ ﷺ کو چونکہ جنگوں سے فرصت ملی تھی تو آپ ﷺ نے اس موقع کو غنیمت جان کر عرب اور عرب سے باہر اقوام قبائل ممالک کو اپنے پیغام سے روشناس کرانے کا ارادہ فرمایا اور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اپنے سفیروں کو سفارتی پیغام دے کر شاہی محلات میں بھیجا جس کا مقصد ہر گز ان کو فتح کر کے غلام بنانے کا نہیں تھا۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس دین کو قبول کرتا ہے اس کو اس کے عہدے پر برقرار رکھا جائے گا۔ بعض اقوام اور ممالک میں سے بیشتر نے آپ ﷺ کے سفارت کاروں کا اکرام کیا اور ان کو قدر و منزلت بخشی۔ جبکہ بعض دیگر نے اس کو طاقت میں اشتراک سمجھا اور نفرت کا اظہار کیا۔

4. **خارجہ پالیسی کا چوتھا حصہ** فتح مکہ سے وصال مبارک تک ہے اس دوران آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی سے اقوام عالم اتنی متاثر ہوئیں کہ وفود و معاہدات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس پورے سال میں اتنے وفود آئے کہ یہ سال "عام الوفود" کے نام سے مشہور ہو گیا۔

حضور رسالت مآب ﷺ کی خارجہ پالیسی آج کے مسلم حکمرانوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔ آج بھی اگر حضور نبی کریم ﷺ کے عطا کردہ اصول خارجہ کا اطلاق اگر مسلم ممالک اپنی خارجہ پالیسی میں کرے تو اس کے دوررس نتائج نکل سکتے ہیں۔

خلاصہ:

حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی اور ان کے آمرانہ فرمانات میں امن کو جنگ سے فوقیت دی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں امن اور صلح کو برقرار رکھنے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اسلامی حکومت کے تمام معاملات کو دوسرے اقوام سے صلح و امن کے بنیادی اصولوں پر طے کیا جانا چاہیے۔ شدت پسندی اور جارحانہ عزائم کی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ دشمن کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہوئے انسانی حقوق کی احترام کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ بین الاقوامی تعلقات میں برابری کی سطح پر حقوق کا تحفظ بھی اہم ہے۔ اگر دشمن امن کی زبان نہ مانے، تو اسلامی معاشرت میں جہاد کا حکم قرآن و حدیث کے مطابق ادا کیا جاتا ہے، جو دفاعی مقصد کے ساتھ ہوتا ہے اسلامی ممالک کو خارجہ پالیسی تعین کرتے وقت قرآنی اصولوں اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے سنت کو پیش نظر رکھنا چاہیے، تاکہ وہ عالمی قیام امن کے لیے بھی کلیدی کردار ادا کر سکیں۔

حوالہ جات

1. النحل:91
2. التوبہ:7
3. النحل:94
4. المائدہ:2
5. الانفال:61
6. الاعراف:56
7. البقرۃ:193
8. النساء:75
9. مقدمہ ابن خلدون، ص:270
10. صحیح بخاری، کتاب المغازی سنن ابو داؤد،
11. الانفال:58
12. العقاد مصری عباس محمود عبقری محمد ﷺ ص:69، دار التالیف مصر
13. ماہنامہ مراۃ العارفین، شمارہ دسمبر 2017ء، ص:25
14. پروفیسر ڈاکٹر حسین بانو، "رسول اکرم (ﷺ) کی سفارتکاری اور خارجہ پالیسی" راحیل پبلیکیشنز' ستمبر 2018ء'، ص 23